بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۶ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ — ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲	۱۴ شعبان ۱۳۸۸ھ — ۶ نبوت ۱۳۴۷ ہش — ۶ نومبر ۱۹۶۸ء	نمبر ۲۵۰

اخبار احمدیہ

•— ربوہ ۵ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

•— ربوہ ۵ نبوت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت آج صبح اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے خاص توجہ کے ساتھ بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

•— کراچی (بذریعہ ڈاک) حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کی طبیعت پہلے آہستہ آہستہ بحال ہونی شروع ہو گئی تھی لیکن گردوں کی تکلیف اچانک پھر زیادہ ہو گئی ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ بے چینی اور گھبراہٹ بھی بہت ہے۔ دوا دینے کے باوجود دو تین گھنٹہ سے زیادہ نیند نہیں آتی۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ بالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولوی صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

•— مکرم کرنل سید بشیر احمد صاحب حال ڈپٹی ڈائریکٹر ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ حیدر آباد ۳۱ اکتوبر ۶۸ کو جیپ کے ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔ موصوف اپنے بیٹے عزیز امجد بشیر کی معیت میں موٹر سائیکل پر جا رہے تھے۔ اس حادثہ میں مکرم کرنل صاحب کو سینہ اور ٹانگوں پر چوٹیں آئیں اور عزیز امجد بشیر صاحب کو سر پر زخم آیا ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد شفا عطا فرمائے آمین
(غلام احمد فرخ مربی حیدر آباد)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کو ظاہر و باطن میں اسلام کا نمونہ اختیار کرنا چاہیئے

اسلام نے سادگی کو پسند کیا ہے اور تکلفات سے نفرت کی ہے

”انسان کو جیسے باطن میں اسلام دکھانا چاہیئے ویسے ہی ظاہر میں بھی دکھلانا چاہیئے۔ ان لوگوں کی طرح نہ ہونا چاہیئے جنہوں نے آج کل علی گڑھ میں تعلیم پا کر کوٹ پتلون وغیرہ سب کچھ ہی انگریزی لباس اختیار کر لیا ہے حتٰی کہ وہ پسند کرتے ہیں کہ ان کی عورتیں بھی انگریزی عورتوں کی طرح ہوں اور ویسے ہی لباس وغیرہ وہ پہنیں۔ جو شخص ایک قوم کے لباس کو پسند کرتا ہے۔ تو پھر وہ آہستہ آہستہ اس قوم کو اور پھر ان کے دوسرے اوضاع و اطوار حتٰی کہ مذہب کو بھی پسند کرنے لگتا ہے۔ اسلام نے سادگی کو پسند کیا ہے اور تکلفات سے نفرت کی ہے شریعت نے چھری سے کاٹ کر کھانے سے تو منع نہیں کی۔ ہاں تکلف سے ایک بات یا فعل پر زور ڈالنے سے منع کیا ہے۔ اس خیال سے کہ اس قوم سے مشابہت نہ ہو جاوے۔ ورنہ یوں تو ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چھری سے گوشت کاٹ کر کھایا اور یہ فعل اس لئے کیا کہ تا امت کو تکلیف نہ ہو۔ جائز ضرورتوں پر اس طرح کھانا جائز ہے۔ مگر بالکل اس کا پابند ہونا اور تکلف کرنا اور کھانے کے دوسرے طریقوں کو حقیر جاننا منع ہے۔ کیونکہ پھر آہستہ آہستہ انسان کی نوبت تشبہ کی یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ وہ ان کی طرح طہارت کرنا بھی چھوڑ دیتا ہے“۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۱۷، ۳۱۸)

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بخیریت ٹوکیو پہنچ گئے

ٹوکیو (بذریعہ تار) محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید کے سیکرٹری مکرم بشارت احمد صاحب بشیر کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف منیلا سے بخیریت جاپان کے دارالحکومت ٹوکیو پہنچ گئے ہیں۔

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف آج کل مشرق بعید کا تبلیغی دورہ فرما رہے ہیں۔ آپ ۱۹ اکتوبر کو ربوہ سے روانہ ہوئے تھے۔ آپ سنگاپور، انڈونیشیا اور فلپائن کا دورہ فرما چکے ہیں۔ انڈونیشیا میں آپ نے جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کے جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمایا اور احباب سے خطاب فرما کر غلبۂ اسلام کے ضمن میں ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ جاپان میں آپ نئے تبلیغی مشن کے قیام کا جائزہ لیں گے۔

احباب جماعت ان ایام میں توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کا حامی و ناصر ہو۔ آپ کے اس دورہ کے اشاعت اسلام کے حق میں عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے اور آپ کامیاب و کامران بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔

آمین اللّٰھم آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲ نبوت ۱۳۴۷ ہش

قربانی

الٰہی جماعتوں کے لئے قربانیاں فطرتِ ثانیہ ہوتی ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ دنیا اس کو بھولتی جا رہی ہے اور اسفل سافلین کے گڑھے میں گرنے کو تیار ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو کھڑا کرتا ہے تاکہ وہ دنیا کو للکارے اور اس کو گڑھے میں گرنے سے بچائے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ خود اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ تاہم اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ کہ وہ ایسے انسان کے ساتھ ایک جماعت بھی مبعوث کرتا ہے جو سراپا قربانی بن کر بندۂ حق کا ساتھ دیتی ہے جو اس جوش و خروش سے اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے وقف کر دیتی ہے۔ جس طرح وہ بندۂ حق سر سے پاؤں تک اللہ تعالیٰ کا ہوتا ہے۔

الغرض الٰہی جماعت کی قربانیوں کا معیار اور نمونہ خود وہ عظیم الشان ہوتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ خود کھڑا کرتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جو قربانیوں کا معیار قائم کیا ہے وہ اسی طرح جس طرح آپ انبیاء علیہم السلام میں امتیاز رکھتے ہیں۔ تمام الٰہی جماعتوں کے معیار سے ممتاز ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی جماعتیں کوئی کم قربانیاں کرنے والی تھیں بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے جو انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے ہیں، وہ وقتی یا مقامی ضرورت کے لئے مبعوث ہوتے تھے اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰؐ رسالت میں خاتم النبیین کا مقام رکھتے تھے۔ اور رحمۃ للعالمین تھے اسی طرح آپ کے صحابہؓ بھی تمام دنیا اور تمام وقتوں کے لئے آپ کے ساتھ نمونہ تھے۔ اس لئے جس طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیرت محمدی کا نمونہ ہمارے سامنے رکھنے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ اسی طرح جماعت احمدیہ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جماعت کی قربانیوں کا نمونہ پیش کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"کلکتہ سے دو بھائی آئے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک نے نہایت اخلاص سے اپنی مرحومہ بیوی کا زیور حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ کیونکہ مرحومہ اس کی وصیت کر گئی تھی۔ مولوی نور الدین صاحب حکیم الامت نے ان پر عرض کیا کہ بڑے ہی اخلاص اور شہادت کا نشان ہے فرمایا۔

آخرین منھم کہہ کر جو خدا تعالیٰ اس جماعت کو صحابہؓ سے ملاتا ہے تو صحابہؓ کا سا اخلاص اور وفاداری اور ارادت ان میں بھی ہونی چاہیئے۔ صحابہؓ نے کیا کیا۔ جس طرح پر انہوں نے خدا تعالیٰ کے جلال کے اظہار کو دیکھا اسی طریق کو انہوں نے اختیار کر لیا یہاں تک کہ اس کی راہ میں جانیں دے دیں۔ وہ جانتے تھے کہ بیویاں بیوہ ہوں گی۔ بچے یتیم رہ جائیں گے۔ لوگ ہنسی کریں گے۔ مگر انہوں نے اس امر کی ذرہ پرواہ نہ کی۔ انہوں نے سب کچھ گوارا کیا۔ مگر اس ایمان کے اظہار سے نہ رکے جو وہ اللہ اور اس کے رسول پر لانے والے تھے۔ حقیقت میں ان کا ایمان بڑا قوی تھا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۰۳)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ سے واضح ہے کہ جماعت احمدیہ نے بھی وہی کردار ادا کرنا ہے۔ جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنے وقت میں ادا کیا تھا۔ اور وہی قربانیاں دینی ہیں جو انہوں نے دی تھیں۔ البتہ زمانہ کے لحاظ سے ان قربانیوں کی نوعیت میں فرق ہو سکتا ہے۔ اگرچہ کیف و کمیت میں فرق نہیں ہونا چاہیئے۔ اصل چیز یہ ہے کہ جس طرح صحابہ کرامؓ نے اپنا سب کچھ دین کے لئے قربان کر دیا تھا۔ اور جس طرح انہوں نے دین اور خدمت دین کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا تھا۔ اسی طرح ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ بھی دین اور خدمت دین کیلئے ہو جائے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دوسری روایت کے رو سے اسی تقریر میں فرمایا کہ

"ان کا (صحابہؓ کا) کام دیکھو کہ جیسے خدا کی مرضی تھی ویسے ہی اسلام کو پھیلا کر دکھا دیا۔ خوب جانتے تھے کہ بیویاں مریں گی بچے ذبح ہوں گے۔ اور ہر ایک قسم کی تکلیف شدید ہوگی مگر پھر بھی خدا کے کام سے منہ نہ موڑا۔ یہی فقرہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک جماعت وہ ہے کہ اپنا نحب (ذمہ) ادا کر چکے ہیں جیسے مِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ

(پ۲۱ ۱۹)

کیسا سرٹیفکیٹ ہے کہ بعض نے میری راہ میں جان دے دی۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص۱۰۴)

یاد رہے کہ جو بندۂ حق راہ نمائی کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑا ہوتا ہے۔ وہ خود ہمہ تن قربانی ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ کا معیاری کردار ان الفاظ میں بیان ہوا ہے۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

تو (ان سے) کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہیں۔ جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

(الانعام ۱۶۳)

اس سے انبیاء علیہم السلام خاصکر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا معیار قربانی ظاہر ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اس زمانہ کے سامنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ اپنے عمل سے پیش کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے ہیں جو قربانی کا معیار قائم کیا ہے وہ ہمارے سامنے ہے۔ آپ نے اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لگا دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بحیثیت مجموعی اور ارکان جماعت نے انفرادی حیثیت سے آپ کے نمونہ پر جو قربانیاں دی ہیں۔ وہ اس زمانہ میں بے نظیر ہیں اور اپنے بیگانے سب ان کے معترف ہیں۔ ولا فخر۔ اس لئے دعا ہے۔

اَللّٰهُمَّ زِدْ فَزِدْ

احمدیت کا روحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدیت دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے۔ ان اسلام سے دور لوگوں کے نام الفضل جاری کروا کر انہیں احمدیت کی کامیابیوں سے روشناس کرائیے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے۔

تربیتِ اولاد اور احمدی مستورات کے فرائض

(حضرت سیّدہ مہر آپا صاحبہ مدظلّہا)

لجنہ اماءاللہ مرکزیہ کے گیارھویں سالانہ اجتماع میں حضرت سیّدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا نے مندرجہ بالا موضوع پر جو تقریر فرمائی تھی اس کا مکمل متن درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

اسلام محسنِ انسانیت ہے چونکہ انسانی قدروں کے قیام کا دارومدار نئی نسلوں پر ہوتا ہے اس لئے اسلام نے بچوں کی پیدائش۔ محبت و آرام کے ساتھ ان کی پرورش اور اچھی تربیت کو اس قدر اہمیت دی ہے کہ اسے عبادت اور بڑا ثواب قرار دیا ہے۔

اسلام نے نئی نسلوں کی حفاظت و نگہداشت پر اس وقت زور دیا جبکہ دنیا اس کی اہمیت سے بے خبر تھی۔

والدین پرورش کی ذمہ داری اور مصارف سے بچنے کے لئے اپنے بچوں کو قتل کر دیتے تھے سلطنتِ روما تک میں جو اس وقت تہذیب و تمدن کا گہوارہ اور مرکز سمجھی جاتی تھی 'ایڈورڈ گبن' کے بیان کے مطابق شریف طبقے میں نوزائیدہ بچوں کو باہر پھینک دینے یا موت کے گھاٹ اتار دینے کا رواج اس قدر بڑھ گیا تھا کہ چوتھی صدی عیسوی میں شاہِ قسطنطین کو اس خوفناک رواج کے خلاف سخت احکام صادر کرنا پڑے۔

خاص طور پر لڑکیوں کی پیدائش کو تو بہت ہی منحوس و معیوب سمجھا جاتا تھا اور مختلف قوموں میں نوزائیدہ لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا۔ شرافت و غیرت کا بلند معیار متصور ہوتا تھا۔

اس بھیانک دَور میں سب سے پہلے اسلام نے ہی یہ آواز اٹھائی کہ اس سفاکانہ جرم کا ارتکاب نہ کرو۔

اسلام کا مطمح نظر انسانیت کا عروج اور اس کی تکمیل ہے۔ اس کے تحت اس نے بچوں کی تربیت و پرورش کے سلسلہ میں تین باتوں پر بہت زور دیا ہے۔

۱۔ بچوں میں عزّتِ نفس کے جذبہ کو بیدار کیا جائے تاکہ ان میں خودداری پیدا ہو اور وہ اپنے آپ کو ابتداء ہی سے معاشرے کا ایک باعزت رکن تصور کریں۔

۲۔ بچوں کی تعلیم و تربیت پر پہلے دن سے ہی پوری توجہ دی جائے۔

۳۔ بچّوں کی زندگی کو اعلیٰ اسلامی اقتدار کے سانچے میں ڈھالا جائے تاکہ وہ اپنے معاشرے اور عام انسانیت کے لئے مفید وجود ثابت ہو سکیں۔

بچے ملک و قوم کا بہترین قیمتی اثاثہ ہیں اور یہ والدین کے پاس قوم و ملک کی امانت ہیں ان کی بہترین تعلیم و تربیت اور ان کی صحیح پرورش پوری قوم و ملک اور پورے معاشرے کی بھلائی ہے۔

بچّوں میں اعتماد اور خودداری پیدا کرنے کے لئے اور والدین پر بچوں کی تربیت کی اہمیت واضح کرنے کے لئے اسلام کا پہلا مبارک قدم یہ ہے کہ نوزائیدہ بچے کے کان میں 'اللہ اکبر' کا روح پرور اور شیریں نغمہ سنایا جائے۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس سے آنے والی نئی روح کو یہ بتانا مقصود ہے کہ

۱۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

۲۔ زندگی میں انسان کا سر کسی غیر اللہ کے حضور نہیں جھکنا چاہیئے۔

۳۔ بنی نوع انسان کی ترقی و فلاح و بہبود کا راز۔ توحید و رسالت کے اقرار و یقین اور ایمان میں ہی پوشیدہ ہے۔

۴۔ اللہ سب سے بڑا ہے اور اس کے سوا کوئی قابلِ پرستش نہیں۔

اسلام کا یہ حکم اپنے اندر کس قدر عظیم الشان نتائج رکھتا ہے جو مستقبل میں ہماری لئے دینی و دنیاوی کامیابی کا پیغام ہے اور دراصل یہی وہ اساس ہے جس پر آگے چل کر انسانیت کی تکمیل اور انسان کی پیدائش کی غرض و غایت کا مقصد علی ہوتا ہے۔

اسلامی نقطۂ نظر سے ہر بچہ فطرتِ سلیم پر پیدا ہوتا ہے اور وہ سعید فطرت ہوتا ہے لیکن والدین ہی اسے بعد میں "یہودی۔ نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں"۔ بالفاظِ دیگر ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ اسلام کے نزدیک ہر بچہ سعید فطرت لے کر آتا ہے اور مستقبل میں بچے کے نیک یا بد بنانے کی ذمہ داری۔ بچّے کے والدین پر منحصر ہوتی ہے۔

نبی اکرم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مرنے کے بعد انسان کے تمام اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے لیکن! تین عمل ایسے ہیں جن کا سلسلہ اس کے مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ یعنی

۱۔ نیک اولاد جو والدین کے ذریعہ اچھی تعلیم و تربیت اور آبرومندانہ زندگی حاصل کر کے والدین کو دعائے خیر سے یاد کرے۔

۲۔ صدقہ جاریہ اور کسی غریب کو مفید تعلیم دلانا۔

۳۔ لوگوں کو اچھی بات کہنا یا کارآمد علم سکھانا۔

ہم میں سے ہر ایک کا فرضِ اوّلین یہی ہے کہ ہم اپنی اولاد کی اعلیٰ اور صحیح تربیت کریں۔ اور ہر قدم پر اپنے بچوں کی نگرانی کریں۔ ان کو سچا مسلمان بنائیں۔ برائیوں اور بُری صحبت سے بچوں کو علیحدہ رکھیں تاہم قوم و ملک کی اس امانت کے سچے امین کہلائیں۔

تربیتِ اولاد کا خاص تعلق خواتین سے ہے۔ ہم ہی وہ وجود ہیں جن سے بعض باتیں خصوصیت سے وابستہ ہیں۔

مثلاً بعض بدعتیں اور کچھ رسومات ایسی ہیں جو کہ عورتوں کی ناسمجھی کی وجہ سے وجود میں آئیں اور پروان چڑھیں اگر دل میں حقیقی خوفِ الٰہی ہو تو اس قسم کی لغویات سے خود بخود ہی انسان متنفر ہو جاتا ہے۔

خشیتِ الٰہی وہ ستون ہے جس پہ تقوےٰ کی عمارت کا انحصار ہے۔ رسومات کی پابندی اور ان پر عمل در آمد تقویٰ سے دُوری اور خشیت الٰہی کے فقدان کی کھلی دلیل ہے۔

ہماری ان کمزوریوں کو مدِّنظر رکھتے ہوئے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۳۔ جون ۱۹۶۷ء کے خطبہ میں فرمایا:۔

"اس وقت اصولی طور پر ہر گھرانے کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں ہر گھر کے دروازے پر کھڑا ہو کر اور ہر گھرانہ کو مخاطب کر کے بد رسوم کے خلاف جہاد کا اعلان کرتا ہوں۔ اور جو احمدی گھرانہ آج کے بعد ان چیزوں سے پرہیز نہیں کرے گا اور ہماری اصلاحی کوششوں کے باوجود اصلاح کی طرف متوجہ نہیں ہوگا وہ یہ یاد رکھے کہ خدا اور اس کے رسول اور اس کی جماعت کو اس کی کچھ پرواہ نہیں۔ وہ اس طرح جماعت سے نکال کر باہر پھینک دیا جائے گا جس طرح دودھ سے مکھی۔

پس! قبل اس کے کہ خدا کا عذاب کسی قہری رنگ میں آپ پر وارد ہو اپنی اصلاح کی فکر کرو اور خدا سے ڈرو اور اس دن کے عذاب سے بچو کہ جس دن کا ایک لحظہ کا عذاب بھی ساری عمر کی لذّتوں کے مقابلہ میں ایسا ہی ہے کہ اگر یہ لذّتیں اور عمریں قربان کر دی جائیں اور انسان اس سے بچ سکے تو تب بھی وہ مہنگا سودا نہیں سستا ہے۔"

جس گھرانہ تک حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی یہ آواز پہنچے اور وہ اس پر کما حقہ، عمل نہ کرے اسے خدا تعالےٰ کی غیرت سے ڈرنا چاہیئے جو وہ اپنے بندوں کے لئے رکھتا ہے۔

خدا کرے ہم میں سے ہر ایک یہ توفیق پائے کہ وہ خلیفۂ وقت کی کامل فرمانبردار اور وفا شعار ہو اور اپنی اولادوں میں بھی اس پاک جذبہ کو بدرجہ اتم پیدا کرنے والی ہو۔ تا نسلاً بعد نسلٍ فدایانِ خلافتِ احمدیہ کی مثالی جماعت پیدا ہوتی چلی جائے جو قرونِ اولیٰ کی یاد کو ہر دم تازہ کرتی

رہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"بیعت کے چند الفاظ جو زبان سے کہتے ہو کہ میں گناہ سے پرہیز کروں گا۔ یہی تمہارے لئے کافی نہیں ہیں اور نہ صرف ان کی تکرار سے خدا راضی ہوتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک تمہاری اس وقت قدر ہوگی جبکہ دلوں میں تبدیلی اور خدا تعالیٰ کا خوف ہو"

سو! سچے دل سے بیعت کرنے والے اپنے پہلے وجود کو قطعی طور پر ختم کر کے بالکل ایک نیا وجود پیدا کرتے ہیں جس کے اندر ایک نئی قسم کی صلاحیتیں نئی قدروں میں جلوہ گر ہوتی ہیں۔ جو عین مومن کی شان کے مطابق ہوتی ہیں۔

(باقی)

تحریک جدید اور لجنات اماء اللہ کا فرض

(حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تحریک جدید کی اہمیت اور اس کی عظمت سے کون واقف نہیں۔ جماعت کی ترقی اور قرآن مجید کی اشاعت کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو الہام کی گئی۔ یہ تحریک عارضی نہیں بلکہ دائمی ہے جیسا کہ خود حضرت مصلح موعودؓ کی تحریروں اور اقوال سے ثابت ہے۔ اس تحریک کے ساتھ جو اس میں شامل ہوگا اور اس کے لئے اپنے اموال قربان کرے گا اس کا نام بھی تاریخ احمدیت میں ہمیشہ کے لئے زندہ رہے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔

دفتر اوّل میں قربانی دینے والی بہت بڑی تعداد اس جہانِ فانی سے رخصت ہو چکی ہے۔ دفتر دوم اور سوم میں شامل ہونے والوں کا قربانی کا جیسا کہ خود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک گزشتہ خطبہ میں فرمایا ہے وہ اعلیٰ معیار نہیں جو دفتر اوّل والوں کا تھا۔

جماعت کی ترقی اور جماعت کی تحریکات میں حصہ لینے کے لحاظ سے عورتوں کا بھی وہی فرض ہے جتنا مردوں کا۔ بلکہ عورتوں پر اس لحاظ سے دگنی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ گھر کا خرچ عموماً عورت کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اگر وہ سادگی۔ کفایت شعاری اور اسراف سے بچتے ہوئے اپنے گھر کے اخراجات کو چلائے تو تحریک جدید کے لئے خود بھی چندہ دے سکتی ہے اور اپنے خاوند سے بھی کہہ سکتی ہے کہ تم اپنے چندہ کے معیار کو بڑھاؤ۔ بچوں کو بھی آمادہ کر سکتی ہے۔

پس لجنات اماء اللہ کا بہت بڑا کام ہے تحریک جدید کے سلسلہ میں کہ وہ جائزہ لیتی رہیں کہ ان کے شہر یا قصبہ یا گاؤں کی کتنی عورتیں تحریک جدید میں شامل ہیں۔ جو شامل نہیں اگر ان کی حیثیت شامل ہونے کی ہے تو ان کو اس تحریک کی اہمیت واضح کر کے شامل ہونے پر آمادہ کیا جائے۔ جن کی حیثیت ہے اور انہوں نے وعدہ کم لکھوایا ہے ان کو تحریک جدید کے کام کی وسعت بتا کر ان کو تحریک کی جائے کہ اپنا وعدہ بڑھائیں۔ جنہوں نے وعدہ کیا ہوا ہے لیکن ابھی تک ادا نہیں ان کو ادائیگی کی طرف توجہ دلائیں۔

تحریک جدید کا ادائیگی کے لحاظ سے سال ختم ہونے والا ہے اور وعدوں کے لحاظ سے نئے سال کا آغاز ہو چکا ہے۔ وعدے وصول کرنے میں بھی مقامی سیکرٹریان تحریک جدید کی مدد کریں اور وصولی میں بھی۔ دفتر لجنہ مرکزیہ کو بھی اپنی مساعی سے اطلاع دیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور شہر کی آٹھویں سالانہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور شہر کو اللہ تعالیٰ نے امسال بھی سالانہ تربیتی کلاس منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

تربیتی کلاس کا افتتاح ۱۱ ستمبر بروز بدھ بعد نماز ظہر محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ لائلپور نے فرمایا۔ آپ نے خدام کو اس تربیتی کلاس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کی تلقین فرمائی۔ یہ کلاس ۱۱ ستمبر سے ۱۸ ستمبر یعنی آٹھ دن تک جاری رہی۔ ۱۱-۱۳-اور ۱۵ ستمبر ۶۸ء کو کلاس ظہر سے شروع ہو کر مغرب تک اور ۱۲-۱۴-۱۶-۱۷-اور ۱۸ ستمبر ۶۸ء کو عصر سے مغرب تک جاری رہی۔

ترجمۃ القرآن بمعہ ابتدائی گرامر۔ نماز باترجمہ۔ اسباق احادیث اور اختلافی مسائل روزانہ کے پروگرام میں شامل کئے گئے۔ علاوہ ازیں عام دینی معلومات، تعارف کتب حضرت مسیح موعودؑ اور روایات سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے لئے بھی کچھ وقت دیا گیا۔

درس و تدریس کے پروگرام کے علاوہ ۱۴-اور ۱۶ ستمبر ۶۸ء کو بعد نماز مغرب محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد اور مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے علی الترتیب سوانح صحابہ کرامؓ حضرت مسیح موعودؑ اور سوانح صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر تقاریر فرمائیں اور صحابہ کرامؓ کے روح پرور واقعات سے خدام کے دلوں کو گرمایا نیز خدام کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی تلقین فرمائی۔

۱۷ ستمبر کو جملہ کورس کا امتحان لیا گیا۔ کل ۱۰۵ خدام شامل ہوئے جن میں سے ۹۴ کامیاب ہوئے۔ نتیجہ خدا تعالیٰ کے فضل سے خوشکن رہا۔

اوسط حاضری دوران تربیتی کلاس ۵۰ سے ۷۶ تک رہی۔ عہدیداران کی حاضری کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا گیا۔ حلقہ جات میں اس دوران نماز تہجد بھی ادا کی گئی۔

۱۵ ستمبر بروز اتوار مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور اور سرگودہا کے مابین فٹ بال کا میچ ہوا۔ طرفین نے بڑے اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا اور مجلس لائلپور ۵ گول سے جیت گئی۔

اختتامی اجلاس ۱۸ ستمبر کو زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم صدر صاحب مجلس مرکزیہ نے خدام کو عہد دہروایا۔ بعد ازاں تربیتی کلاس کی رپورٹ محترم چوہدری رشید احمد صاحب ناظم تربیتی کلاس نے پیش کی جس میں تربیتی کلاس کے تمام پہلو اجاگر کرنے کے علاوہ آپ نے ان تمام دوستوں کا جو دوران تربیتی کلاس انتظامیہ سے کسی نہ کسی رنگ میں تعاون کرتے رہے تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور ان کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا فرمائی۔

آخر میں محترم صدر صاحب نے مختصر خطاب فرمایا۔ خطاب سے قبل آپ نے انعامات تقسیم فرمائے۔ اپنے اختتامی خطاب میں آپ نے فرمایا کہ

"کسی زمیندار کو بیمار کھیتوں کو تندرست ہوتا ہوا دیکھ کر ایسی خوشی نہیں ہو سکتی اور نہ ہی کسی ماں کو اپنے بچہ کو تندرست ہوتا ہوا دیکھ کر ایسی خوشی ہوتی ہے جتنی ایک سچے احمدی مسلمان کو اپنے بھائیوں کو روحانی طور پر صحت یاب ہوتے ہوئے دیکھ کر ہوتی ہے۔ کئی نوجوان بدقسمتی سے ان بنیادی خوبیوں سے مرصع نہیں ہیں جو ایک احمدی نوجوان میں ہونی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ اس تربیتی کلاس کے دور کو چند دنوں تک محدود نہ رکھے بلکہ اس کو دور تک پھیلائے اور یہ دور بڑھتا جائے اور بہت سے لوگ اس سے استفادہ کریں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کلاس کے فیض کو جاری رکھے اور اس کو بڑھانا جائے"۔ آمین۔

بعد میں محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائلپور نے دعا کروائی اور یہ تربیتی کلاس نہایت خوشگوار دینی ماحول میں اختتام پذیر ہوئی۔

(رپورٹ مرتبہ :- محمد عمر دراز تنویر۔ لائلپور)

درخواستِ دعا

میرے بڑے بھائی شیخ علیم الدین صاحب سرگودہا بہت بیمار ہیں۔ اپنڈکس کا اپریشن ہوا ہے احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔

(منیر احمد۔ دار الرحمت وسطی ربوہ)

مکرم ملک عبدالحمید صاحب مرحوم آف راولپنڈی کا ذکرِ خیر

۱۵

از محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت ملک عبدالحمید صاحب مرحوم راولپنڈی

میرے ابا جان ملک عبدالحمید صاحب مرحوم ریٹائرڈ سیکشن آفیسر راولپنڈی ۱۹ ر اگست کو مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ یہ صدمہ ہمارے لئے اتنا اچانک اور شدید تھا کہ بیان سے باہر ہے۔ صرف ایک ہفتہ بیمار رہے۔ تین دن گھر میں رہے۔ تین دن ہسپتال میں اور ساتویں دن ہسپتال میں ہی اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ پہلے بخار رہا۔ پھر نمونیہ کا حملہ ہو گیا۔ جو جان لیوا ثابت ہوا بخار دنیز ہو جانے کی وجہ سے بھائی جان میجر عبدالرشید صاحب ملک کو اطلاع دی۔ انہوں نے ہسپتال میں داخل کر دیا دن رات ان کی خدمت کی۔

وفات کے وقت ہماری والدہ صاحبہ اور بھائی جان دونوں ان کے پاس تھے۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ ابا جان کی وفات اتنے سکون اور اطمینان سے ہوئی کہ دونوں کو پاس بیٹھے ہوئے بھی یہ معلوم نہ ہو سکا۔ کہ وہ فوت ہو رہے ہیں۔

ہمارے ابا جان ضلع سرگودہا کے ایک معزز زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ بہت نیک ماں باپ کی اولاد تھے۔ جو اپنی نیکی و شرافت کی وجہ سے اپنے علاقے میں بہت عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ ابا جان ایک بہن اور پانچ بھائی تھے۔ تین بھائی حلقہ بگوشِ احمدیت ہوتے۔ قادیان آ گئے۔ وہیں مکانات بنائے اور وہیں رہائش اختیار کر لی۔ تمام بہن بھائیوں میں سے اب صرف سب سے چھوٹے بھائی ملک غلام محمد صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس کوئٹہ زندہ ہیں۔ خداوند تعالےٰ ان کی عمر میں برکت دے اور انہیں تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

یکم اگست ۱۹۶۷ء کو ہمارے تایا میاں محمد سعید صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ ضلع ملتان مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گئے۔ جس کا ابا جان اور ہم سب کو بہت رنج تھا۔ والد صاحب اپنے بڑے بھائی کو بہت عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ ان کی وفات کا صدمہ ابھی تازہ تھا کہ وہ بھی ان کے پاس جا پہنچے۔

ایک مہینہ کے اندر اندر دو بھائیوں کی وفات پورے خاندان کے لئے ایک صدمہ عظیم ہے۔ لیکن خدا کی رضا پر راضی رہنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں۔

دونوں بھائی احمدیت کے سچے شیدائی اور فدائی تھے۔ ہمارے تایا صاحب مرحوم اپنی تمام زندگی احمدیت کے فروغ کے لئے کوشاں رہے۔ اور آخری سانس تک اسی جدوجہد میں مصروف رہے۔ ان کی بے لوث خدمات کو ملتان کی جماعت کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ میرے ابا جان بھی احمدیت کے چلتے پھرتے نمونہ تھے۔ ان کے زیرِ تبلیغ کئی لوگ حلقہ بگوشِ احمدیت ہوئے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندانِ حضرت مسیح موعود سے بہت عقیدت تھی۔ مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ بوجہ موتیا بند کی تکلیف کے خود پڑھ نہیں سکتے تھے۔ اسلئے اخبار۔ سلسلہ کی کتب اور لٹریچر باقاعدگی کے ساتھ مجھ سے پڑھوا کر سنا کرتے تھے۔ بعض خاص نکات نوٹ کروا لیتے تاکہ تبلیغ کرتے ہوئے حوالہ دے سکیں ویسے انہیں زبانی بھی اتنی مشق تھی کہ نہایت اچھے طریق سے ہر مسئلہ پر بحث کر سکتے تھے۔ رحیم یار خان میں اپنی ملازمت کے دوران جماعت کا کام باقاعدگی سے کرتے رہے۔ چندہ باقاعدگی سے دیتے اور ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اپنے حلقہ احباب میں بہت ہر دلعزیز تھے اور بہت عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ ان کے دوستوں کے تعزیت کے جو خطوط آئے ہیں ان میں ان کے کئی دوستوں نے یہ لکھا کہ وہ قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے والد صاحب میں زندگی اور نیکی کے سوا کچھ نہیں دیکھا۔

آج تک کسی کو مرحوم سے کوئی گلہ یا شکایت پیدا نہ ہوئی۔ ہر ایک کا لحاظ کرنا۔ نرمی سے پیش آنا۔ ہمدردی اور دلجوئی کرنا۔ ہر کسی کے کام آنا اور دوسرے کی خدمت کے لئے ہر وقت تیار رہنا ان کا طرۂ امتیاز تھا اپنے ماتحتوں کے ساتھ ان کا رویہ نہایت ہمدردانہ اور دوستانہ ہوا کرتا تھا۔ گھر میں بھی ملازموں کے ساتھ حد درجہ نرمی اور ہمدردی کا سلوک کرتے۔ غرباء کا بہت خیال رہتا تھا۔ حاجتمند کی حاجت پوری کرنا ضروری سمجھتے تھے ایک دفعہ کسی نے ان سے ایک ہزار روپیہ ادھار مانگا۔ سخت سردی کے دن تھے۔ صبح سویرے اٹھ کر بنک جانے کے لئے تیار ہوتے اور گھر سے باہر نکل کر سڑک پر کھڑے ہو گئے۔ بار بار اسی راستہ کی طرف دیکھتے۔ جدھر سے اس نے آنا تھا اور کہتے کہ اس نے آنے میں دیر کر دی ہے۔ آخر وہ آدمی آ گیا۔ اسے قرض دیا اور آج تک اس سے مطالبہ نہ کیا کہ جب اسکے پاس ہوگا خود دے دیگا۔

بچوں سے بہت محبت کرتے تھے وہ چلتے بچوں سے پیار کرتے۔ رشتہ داروں اور عزیز و اقارب کے ساتھ بہت محبت سے پیش آتے تھے۔ گھر میں مہمان یا رشتہ دار آتے تو بہت خوشی محسوس کرتے اور ان کی بہت خاطر و مدارت کرتے تھے۔ زبان بہت میٹھی تھی۔ دیانتداری۔ راست بازی۔ نیکی و شرافت۔ انکساری اور غرباء پروری غرضیکہ تمام اوصافِ حمیدہ ان میں پائے جاتے تھے۔ طبیعت کے بہت سادہ تھے۔ خدا تعالےٰ کا دیا سب کچھ تھا لیکن ظاہری نام و نمود کو بالکل پسند نہیں فرماتے تھے۔ اللہ پر توکل تھا بہت توبہ و استغفار کرتے۔ پابندِ صوم و صلوٰۃ تھے۔ کہا کرتے تھے کہ ہر گھڑی اسی سے فضل اور خیر و برکت مانگنی چاہیئے جو کچھ خدا تعالےٰ کرتا ہے اسی میں بہتری ہوتی ہے۔ اسلئے اسی پر انسان کو شاکر رہنا چاہیئے۔ ہر بات پر خدا تعالےٰ کا شکر ہر وقت ادا کرتے تھے۔

غرضیکہ والد صاحب نے جو زندگی گذاری وہ ایک نمونہ کی زندگی تھی۔ ہر شخص ان کی سادگی اور اعلیٰ اخلاق کا گرویدہ تھا۔

اولاد کو اعلیٰ تعلیم دلانے کا شوق رکھتے تھے۔ ہماری پڑھائی اور تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دیتے۔ ہمارے امتحانات مختلف مضامین اور پرچوں کے متعلق بہت دلچسپی سے پوری معلومات حاصل کرتے اور باقاعدہ مشورے دیتے تھے۔ امتحانات میں اچھے نتائج پر از حد خوش ہوتے۔ ہماری دینی تعلیم کا بھی بہت خیال رہتا تھا لجنہ کے ہر اجلاس میں باقاعدگی سے جانے کی تاکید کرتے۔ اجلاس میں پڑھنے کے لئے مجھ سے ہمیشہ مضمون لکھواتے پھر اس کو سنتے تھے۔ ہمیشہ یہ خواہش ہوتی تھی کہ ان کے بچے اور بچیاں دینی اور دنیوی لحاظ سے کسی سے پیچھے نہ رہیں۔ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ سب سے بڑی دولت نیک اور اچھی اولاد ہے۔

ابا جان بہت محبت کرنے والے باپ تھے ہماری ہر نیک خواہش کو پورا کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ اپنی بڑی سے بڑی تکلیف کا اتنا خیال نہ کرتے لیکن ہماری ذرہ برابر تکلیف پر بھی پریشان ہو جاتے تھے۔ ہمارے سروں سے حد سے زیادہ شفیق باپ کا سایہ اٹھ گیا ہے۔ دل غمزدہ اور سخت پریشان ہے۔

ابا جان کی وفات کے موقعہ پر کثرت سے احمدی بھائی بہنوں نے خطوط اور تاروں کے ذریعے تعزیت کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے از راہ ہمدردی کراچی سے تعزیت کا خط ارسال فرمایا اسکے علاوہ امیر صاحب جماعت مقامی صاحب مقامی عہدیداران جماعت اور دیگر احباب جماعت نے کئی بار تشریف لا کر ہماری دلجوئی کی اور ہمارے غم میں شریک ہوتے۔ میں اپنی والدہ صاحبہ اور جملہ افرادِ خاندان کی طرف سے ان سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں خدا تعالےٰ سب کو جزائے خیر دے۔ اور سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے آمین۔

احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے درخواستِ دعا ہے۔ کہ خداوند تعالےٰ میرے پیارے ابا جان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے ان کے درجات بلند کرے۔ اپنے قرب سے نوازے۔ آمین۔

زکوٰۃ کی ادائیگی
اموال کو
بڑھاتی اور
تزکیۂ نفس کرتی ہے

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصدی ادائیگی

محترم ڈاکٹر عبد الرحمان صاحب ہومیو سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جڑانوالہ ضلع لائل پور نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ جات سو فیصدی ادا کرنے والے مخلصین کی فہرست بھجوائی ہے۔ یہ اسماء گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب مخلصین کو اپنے دینی اور دنیوی برکات اور انعامات سے نوازے۔ آمین

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

نمبر شمار	اسماء معطیان	رقم عطیہ
۱ -	میاں عبد الرحیم صراف صاحب جڑانوالہ	۲۰ — ..
	میاں عبد الرحیم منجانب اہلیہ و بچگان ״	۲۰ — ..
	میاں عبد الرحیم منجانب والدین ״	۲۰ — ..
۲ -	خواجہ محمد طفیل اسلم شراکت ״	۲۰ — ..
	خواجہ محمد احمد غلہ منڈی ״	۱۰ — ..
۳ -	خواجہ محمد احمد منجانب والدین ״	۱۰ — ..
	خواجہ محمد احمد منجانب اہلیہ و بچگان ״	۱۰ — ..
۴ -	نصیر اختر صاحبہ بنت سید عنایت علی شاہ صاحب ״	۵ — ..
۵ -	سید شریف احمد صاحب ״	۶ — ..
۶ -	میاں محمد شفیع صاحب خیاط چک ۲۲ گ ب جڑانوالہ ״	۲۵ — ..
۷ -	چوہدری بشیر احمد صاحب پسر گیلانی خاں ״	۶ — ..
۸ -	محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ اہلیہ مستری محمد شریف صاحب جڑانوالہ	۵۰ — ..
۹ -	چوہدری محمد نواز ظہور احمد صاحب چک ۲۵ گ ب	۲۰ — ..
۱۰ -	شیخ محمد امین صاحب جڑانوالہ	۳ — ..
	میزان =	۱۸۰ — ..

اشاعتِ اسلام کیلئے امام جماعت کی مقدس آواز پر والہانہ لبیک

جماعتہائے کراچی — و انڈونیشیا کے نیک نمونے

تحریک جدید کا نیا سال یکم نبوت (نومبر) سے شروع ہوتا ہے۔ مخلصین جماعت اس دن کے لئے چشم براہ رہتے ہیں۔ جب امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ نے نئے سال کا اعلان کرنا ہو اور نئے سال میں اشاعت اسلام کے لئے مالی قربانیوں کا مطالبہ فرمانا ہو۔ چنانچہ بہ تقریب ہر سال سابقت الی الخیرات کی درخشاں مثالیں پیش کرتی ہے۔ ان سطور کے ذریعہ بغرض دعا دو جماعتوں کا ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

کراچی کی جماعت کا ذکر خود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے اپنے خطبہ میں ہی فرما دیا تھا کہ اس مخلص جماعت نے بذریعہ تار ۱۰۵،۰۰۰ روپے کی پیشکش کی ہے دوسری جماعت انڈونیشیا ہے جس نے جاکرتا جماعت کی طرف سے تین لاکھ روپے کی پیشکش کی ہے۔ جملہ قادیان سے ان ہر دو جماعتوں کے مخلصین کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دعائے مغفرت

میرے ماموں زاد بھائی انعام اللہ صاحب عارف ولد صوفی عنایت اللہ صاحب معلم وقف جدید عمر ۲۸ سال نزلہ و زکام کی اچانک ہدت کے زنجے وفات پا گئے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

احباب دعا فرمائیں اور اللہ تعالےٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو

(خاکسار منیر احمد نوید۔ ابن مولوی نور احمد صاحب دار الصدر

تحریک جدید کے نئے سال کے لئے جماعتوں کی طرف سے پیش کئے جانیوالے وعدے

۱ -	کراچی	۱۰۵،۰۰۰ — ..
۲ -	چک ۵۶۵ گ ب ضلع لائلپور	۳۶۳ — ..
۳ -	انجمن ضلع سرگودہا	۲۰ — ..
۴ -	جماعت بھابڑہ ضلع سرگودہا	۱۶۹ — ..
۵ -	״ بھلوال ״ ״	۱۵۹ — ..
۶ -	״ بھلوال ״	۱۴۰ — ..
۷ -	چک ۳۱۲ ج ب کھوکھووالی ضلع لائلپور	۳۷۳ — ..
۸ -	״ جھمرہ	۱۶۵ — ..
۹ -	چک ۱۲۸ ج ب	۱۱۱ — ..
۱۰ -	لدھر لائل پور	۹۱ — ۹۵
۱۱ -	چک ۵۳۵ شمالی	۷۵ — ..
۱۲ -	جماعت جھنگ صدر	۴۵۰۰ — ..
۱۳ -	جماعت لائلپور	۱۵۰۰۰ — ..
۱۴ -	نصرت آباد ضلع تھرپارکر	۱۰۰۰ — ..
۱۵ -	اسلام آباد	۱۰،۰۰۰ — ..
۱۶ -	جماعتہائے احمدیہ ضلع ساہیوال	۱۴،۴۰۰ — ..
۱۷ -	جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات	۲۲۰۰۰ — ..
۱۸ -	جماعت چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ	۲۱۵ — ..
۱۹ -	جماعت لاہور شہر	۷۰،۰۰۰ — ..
۲۰ -	جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ	۳۲۰۰۰ — ..
۲۱ -	جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ	۳۶۰۰۰ — ..
۲۲ -	جماعت چک ۵۵/۱۲ ایل ساہیوال	۱۲۷۳ — ..

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ماہ نومبر میں فوجی بھرتی کا پروگرام

تاریخ	دن	مقام بھرتی	ضلع
۶ - ۱۱ - ۶۸	بدھ	ریسٹ ہاؤس - میانوالی	میانوالی
۱۲ - ۱۱ - ۶۸	منگل	״ بھلوال	سرگودہا
۱۳ - ۱۱ - ۶۸	بدھ	سکول - خوشاب	״
۱۵ - ۱۱ - ۶۸	جمعہ	ریسٹ ہاؤس جھنگ	جھنگ
۱۶ - ۱۱ - ۶۸	ہفتہ	״ اٹھارہ ہزاری	״
۲۰ - ۱۱ - ۶۸	بدھ	״ بھکر	میانوالی
۲۳ - ۱۱ - ۶۸	ہفتہ	״ کھوٹ ادی	سرگودہا
۲۶ - ۱۱ - ۶۸	منگل	کینال ریسٹ ہاؤس - کانڈی والا	״
۲۷ - ۱۱ - ۶۸	بدھ	ریسٹ ہاؤس - مھٹہ ٹوانہ	״
۳۰ - ۱۱ - ۶۸	ہفتہ	״ چنیوٹ	جھنگ

نوٹ:۔ بھرتی صبح ۱۰ بجے ہوگی - اور ڈیوٹی کی بجا بھرتی ہوگی امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ اور سرپرست ہمراہ لائیں

(ناظر امور عامہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

۳ صبر جمیل عطا فرمائے۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

صدر ایوب آج تربیلا بند کی کھدائی کے کام کا افتتاح کریں گے

تربیلا ۔ ۴ نومبر ۔ صدر ایوب کل دنیا کے سب سے بڑے اور کثیر المقاصد تربیلا بند کی کھدائی کے کام کا افتتاح کریں گے ۔ اس بند کی تعمیر سے پاکستان کے عوام خوشحالی کے ایک دور میں داخل ہو جائیں گے ۔ یہ عظیم الشان تعمیر اس ترقی کی عکاسی کرے گی جو پاکستان کی شاندار ... دس برسوں میں صدر ایوب کی خیال انگیز قیادت میں حاصل کی ہے پہلے عشرہ میں دریائے جہلم پر منگلا بند کی تعمیر پاکستان کی شاندار کامیابیوں کی ایک عملی تصویر ہے

تربیلا بند کی کھدائی کا کام سندھ طاس منصوبے کی دوسرے مرحلے کی ابتداء بھی ہوگی ۔ اس منصوبے کے دوسرے مرحلے میں پانی جمع کرنے کے لئے دو بڑے بندوں کی تعمیر شامل ہے ۔ ایک دریائے جہلم اور دوسرا دریائے سندھ پر تعمیر کیا جائے گا ۔ اس سے آبپاشی کے لئے پانی کی فراہمی کی مزید سہولتیں حاصل ہو جائیں گی اور بجلی کا ایک جال بچھ جائے گا ۔

پاکستان بھارت اور عالمی بنک کے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا ۔ اس کے تحت ان بندوں اور لنک نہروں کے ذریعے سے مغربی دریاؤں کا پانی مشرقی علاقے کے دریاؤں میں منتقل کیا جا سکے گا ۔ اس طرح پانی کے لئے پاکستان بھارت کا محتاج نہیں رہے گا

بند کے بڑے بڑے سپل وے ڈیڑھ پندرہ لاکھ کیوسک پانی چھوڑ سکیں گے اور یہاں بارہ لاکھ ایکڑ فٹ پانی جمع کیا جا سکے گا ... کے بجلی گھر سے ۱۲ لاکھ کلو واٹ بجلی پیدا ہوگی ۔ بجلی کی یہ مقدار پاکستان کے تمام بجلی گھروں میں پیدا ہونے والی بجلی سے تقریباً ... گنا ہے ۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس بجلی گھر سے پیدا ہونے والی بجلی ہماری بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کر سکے گی ۔

اس بند کی تعمیر کے لئے پانچ سو انجینئر اور چودہ ہزار مزدور دن رات سات برس تک کام کرتے رہیں گے ۔ یہ بند ۱۹۷۵ء میں ... بھر جائے گا ۔

مصری طیاروں نے اسرائیلی طیارہ مار گرایا

قاہرہ ۴ نومبر ۔ قاہرہ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ آج نہر سویز کے علاقے میں اسرائیلی اور مصری طیاروں کے درمیان فضائی جنگ کے دوران اسرائیل کا ایک طیارہ گرا لیا گیا ۔ ایک اور طیارہ کو زمین سے گولہ باری کر کے شدید نقصان پہنچایا گیا ۔ اور لڑائی میں جن مصری طیاروں نے حصہ لیا وہ بخیریت واپس اپنے اڈوں پر اتر گئے ہیں

ایلات کی بندرگاہ پر اردنی فوج کی گولہ باری

تل ابیب ۔ ۴ نومبر ۔ دیک ... اسرائیلی ترجمان نے اردن پر الزام لگایا ہے کہ اس کی فوجوں نے بحیرۂ احمر کی بندرگاہ ایلات پر کل رات مارٹر توپوں سے گولہ باری کی اور اس سے تین شہری زخمی ہو گئے ۔

رینجرز کے دستے چینی کے کارخانوں میں متعین کر دئیے گئے

لاہور ۴ نومبر ۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسیٰ کی ہدایت پر صوبے میں چینی کے کارخانوں میں پیداوار اور چینی کی تقسیم پر کڑی نگاہ رکھنے کے لئے پولیس ، ویسٹ پاکستان رینجرز اور فرنٹیئر کور کے خاص دستے متعین کر دئیے گئے ہیں ۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ گورنر نے ہدایت جاری کی ہے کہ کارخانوں سے ، خاص اجازت نامہ کے بغیر چینی کا ایک دانہ تک باہر نہ جانے دیا جائے ۔

رینجرز کے دستوں کو ۲۴ گھنٹے مستعد رہنے کی ہدایت کی گئی ہے اور اس بات کا بھی خیال رکھنے کی تاکید کی گئی ہے کہ کارخانہ دار چینی کو گوداموں میں ذخیرہ نہ کر لیں ۔ صوبے میں متعدد کارخانے یکم دسمبر سے چالو ہو گئے ہیں باقی کارخانے عنقریب شروع کر دیں گے ۔

چیمپئن شپ جیتنے کیلئے پاکستانی ٹیم نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا ہے

کراچی ۴ نومبر ۔ پاکستانی فضائیہ کے کمانڈر انچیف ائر مارشل نور خاں جو پاکستان ہاکی فیڈریشن کے صدر بھی ہیں ۔ نے کہا ہے کہ میکسیکو سٹی میں ہونے والے اولمپک کھیلوں میں پاکستانی ہاکی ٹیم کی شاندار کامیابی کا سہرا پوری ٹیم کے سر ہے ۔ انہوں نے کہا کہ گولڈ میڈل حاصل کرنے کے لئے ہماری ٹیم نے مجموعی طور پر شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا ۔ اور ہر کھلاڑی نے دوسرے سے پورا تعاون کیا

ائر مارشل نور خاں آج صبح لندن سے واپس کراچی پہنچنے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے ۔ ائر مارشل نور خاں پانچ ہفتے تک غیر ممالک کے دورے پر ملک سے باہر رہے ہیں اور انہوں نے اولمپک ہاکی ٹورنامنٹ بھی دیکھا

سالانہ ترقی خانۂ خدا کے لئے ۶۲

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے جن مخلصین نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی سالانہ ترقی ملنے پر تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے حصہ لیا ہے ۔ ان کی تازہ فہرست درج ہے ۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء دیگر ملازمین بھی سیدنا حضرت المصلح الموعود رض کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی سالانہ ترقی خانۂ خدا کیلئے ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں ۔

۵۶ مکرم خان شمس الحق خان صاحب کوئٹہ ... ۔۔ ۲۰۰ روپے
۵۷ مکرم حسن دین صاحب کارکن فضل عمر ہوسٹل ربوہ .. ۔۔ ۱
۵۸ مکرم رشید احمد صاحب " " .. ۔۔ ۱
۵۹ مکرم عبد الستار صا " " .. ۔۔ ۱
۶۰ مکرم بشیر احمد صاحب بستی مندرانی ضلع ڈیرہ غازیخاں .. ۔۔ ۲۴
۶۱ مکرم مشتاق احمد صاحب چک ۵۶۳ گ ب شرقی ضلع لائل پور .. ۔۔ ۱۲

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اعلان نکاح

میرے بچے عزیزم محمد حفیظ حکیم کا نکاح مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۶۸ء بروز جمعہ عزیزہ بشریٰ پروین بنت چوہدری عنایت اللہ صاحب مرحوم کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار روپیہ مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ نے مسجد نور راولپنڈی میں پڑھا ۔ احباب جماعت دعا فرمادیں کہ مولا کریم اس رشتہ کو طرفین کے لئے بابرکت کرے آمین ثم آمین

قریشی محمد سلیم انچارج عرفان کارپوریشن لمیٹڈ ۔ لیاقت روڈ ۔ راولپنڈی

نمک نور ٹیبل رجسٹرڈ
پوڈر A.F.R

ہاضمہ کی خرابی ۔ منہ کی خرابی ۔ گیس کی نئی اور دیرینہ بیماری کے لئے مفید ترین اکسیر ہے
قیمت ۱۰۰ ٹکیہ دو روپیہ ۔ ۵۰ پیسہ ۔ پچاس ٹکیہ ایک روپیہ ۲۵ پیسہ محصولڈاک اس کے علاوہ ہوگا
پوڈر ۲½ اونس ایک روپیہ ۲۵ پیسہ

امرت بوٹی
۰ امرت بوٹی ۔ اعصاب کو قوی کرتی ہے ۔
۰ امرت بوٹی ۔ دل جگر دماغ کے لئے مفید ہے
۰ امرت بوٹی ۔ قوت حافظہ کو تیز کرتی ہے
۰ امرت بوٹی ۔ آپ کے جسم کو مضبوط کرنے کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ بہت مفید ثابت ہوگی
قیمت ۶۰ ٹکیہ ۲ روپے علاوہ محصولڈاک

دواخانہ انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ پر آپ کی خدمت میں حاضر ہوگا ۔
سول ڈسٹری بیوٹر ناصر دیپ میڈیکل سٹور گولبازار ربوہ سے خریدیں
شاہ نور فارمیسی ٹنگار پور سندھ

ضرورت کارکن

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ میں دوائیں کوٹنے اور دوائیں فروخت کرنے کے لئے دو محنتی ۔ دیانتدار اور ہوشیار کارکنوں کی ضرورت ہے ۔ ضرورتمند دوست صدر یا امیر مقامی کی تصدیق کے ساتھ دواخانہ میں تشریف لائیں ۔

مینیجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

دارالٹرانسسٹر محلہ دارالبرکات ربوہ

ہمارے ہاں ایک بینڈ ، دو بینڈ ، تین بینڈ ، نئے اور سیکنڈ ہینڈ بہترین ٹرانسسٹر سستے داموں فروخت کے لئے موجود ہیں ۔ تحریری گارنٹی پر پائیدار مرمت ، خرید فروخت یا تبادلہ ریڈیو کے لئے تشریف لائیں

پروپرائیٹر :- الطاف احمد ڈپلومہ یافتہ ریڈیو سپیشلسٹ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں ۔

چندہ وقفِ جدید از ناصرات الاحمدیہ

(حضرت سیّدہ امِّ متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

احمدی بچّوں کی کتنی خوش قسمتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک قومی ذمہ داری ان پر ڈالی ہے۔ یہ ذمہ داری جس کا نام "چندہ وقف جدید" ہے کا پورا کرنا جس طرح اطفال الاحمدیہ کا کام ہے اسی طرح "ناصرات الاحمدیہ" کا بھی۔

ماہِ اکتوبر کے شروع میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو خطبہ ارشاد فرمایا اس میں آپ نے فرمایا کہ ابھی تک صرف گیارہ ہزار روپے اس سال جمع ہوئے ہیں حالانکہ اس کا بجٹ "پچاس ہزار روپے" مقرر کیا تھا۔

اس لئے میں تمام لجنات اماء اللہ کو توجہ دلانا اپنا فرض سمجھتی ہوں۔ ناصرات الاحمدیہ لجنہ اماء اللہ کا ایک شعبہ ہے جس میں شمولیت کی عمر سات سال سے پندرہ سال تک ہے۔ ہر لجنہ اماء اللہ کی عہدہ داروں کا فرض ہے خواہ وہ شہر کی ہو قصبہ کی یا گاؤں کی۔

۱۔ اپنے ہاں ناصرات کا قیام کریں۔ اگر تنظیم نہ مکمل ہوئی تو حضور ایدہ اللہ کی تحریک پر صحیح طور پر لبیک نہیں کہہ سکینگی۔

۲۔ ہر سات سے پندرہ سال کی عمر کو ناصرات میں شامل کیا جائے۔ مائیں بھی عہدہ داروں کے ساتھ تعاون کریں۔

۳۔ ناصرات کی ہر ممبر کو "چندہ وقفِ جدید" کی اہمیت واضح کی جائے اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا جذبہ پیدا کیا جائے۔

۴۔ ان پر واضح کیا جائے کہ اس چندہ کا بوجھ بہرحال آپ نے اُٹھانا ہے۔

۵۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہر بچّہ خواہ وہ لڑکا ہو یا لڑکی آٹھ آنے ماہوار اس میں چندہ دے یا چھ روپے سالانہ۔

۶۔ جو بچے آٹھ آنے ماہوار اس میں حصّہ نہیں لے سکتے وہ دو یا تین بچیاں مل کر اس چندہ کو پورا کریں۔

۷۔ ہر لجنہ اپنی ناصرات کا یہ چندہ ماہانہ اکٹھا کر کے بھجوائے لیکن ساتھ وضاحت کر دے کہ یہ ناصرات کا وقفِ جدید کا چندہ ہے۔ بعض لجنات کی طرف سے وقفِ جدید کا چندہ آتا تو ہے مگر یہ واضح نہیں ہوتا کہ یہ چندہ مستورات کی طرف سے ہے یا ناصرات کی طرف سے۔

۸۔ ہر لجنہ دفتر لجنہ مرکزیہ کو اطلاع دے کہ یکم جنوری ۶۸ء سے اب تک وہ کتنا چندہ وقفِ جدید کا ادا کر چکی ہے اور کہاں ادا کیا ہے۔ یعنی مقامی سیکرٹری مال کو براہِ راست دفتر وقفِ جدید کو یا دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو تا اس کو چیک کیا جا سکے۔

اس تحریک کی اہمیت کے متعلق خود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"اگر تمام احمدی بچے جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں۔ تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے اس طرف متوجہ ہوں۔ اگر آپ ان کی ذہنی تربیت اس رنگ میں کر دیں کہ وہ کم از کم اٹھنّی ماہوار خداتعالیٰ کی راہ میں وقفِ جدید کے کاموں کے لئے خود جماعت کو پیش کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ وقفِ جدید کا سارا بجٹ ان بچّوں کے چندوں سے پورا ہو سکتا ہے لیکن اس طرف پوری توجہ کی ضرورت ہے۔ اور بچّوں کے ذہنوں میں اس کام کو بٹھانے کی ضرورت ہے اور بچّوں کے ذہنوں میں آپ وقفِ جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں جب تک خود آپ کے ذہن میں وقفِ جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو۔ (تقریر ۲۲ر اکتوبر ۱۹۶۶ء برموقع سالانہ اجتماع)

خدا کرے کہ آپ بھی اور آپ کی بچیاں بھی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش اور آپکی اطاعت کے معیار پر پوری اُتریں ✦

"وقفِ جدید" کے مالی سال کے آخری دو ماہ

وقفِ جدید کے گیارھویں سال کے ختم ہونے میں صرف دو ماہ باقی ہیں۔ جہاں اللہ تعالےٰ کے فضل سے بعض جماعتوں نے اپنا سال کا بجٹ پورا کر لیا ہے وہاں بعض جماعتوں نے ابھی ششماہی کی نسبت سے بھی ادائیگی نہیں کی۔ براہِ کرم جماعتوں میں سیکرٹریانِ مال کے پاس وقفِ جدید کی جتنی رقوم جمع ہوں وہ انہیں فوراً افسر صاحب خزانہ کے پاس وقفِ جدید کی مد میں ارسال فرماویں اور تفصیل سے براہِ راست دفتر وقفِ جدید کو مطلع فرماویں۔

(ناظم مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی چہارم

سہ ماہی چہارم کا امتحان انشاء اللہ تعالےٰ ۲۰ ر نبوت ۱۳۴۷ ہش مطابق ۲۰ ر نومبر ۶۸ء بروز بدھ برائے ربوہ اور برائے بیرونجات منعقد ہو گا پرچہ صرف ایک گھنٹہ کا ہو گا اس کا نصاب درج ذیل ہے:۔

(۱) برکات الدعا (۲) چاند دیکھنے، روزہ افطار کرنے اور محبتِ الٰہی کے حصول کے لئے مسنون دعائیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

تقریب شادی

ربوہ ۔ ۲۷۔ اخاء ۱۳۴۷ ہش مطابق ۲۷ر اکتوبر ۱۹۶۸ء بروز اتوار مکرم قریشی محمد عظیم صاحب سلمہٗ ابن مکرم قریشی محمد شفیع صاحب آف "الکیمسٹ" گول بازار ربوہ اور عزیزہ امۃ الکریم صاحبہ سلمہا بنت مکرم قاضی عبد السلام صاحب بھٹی آف نیروبی کی تقریب شادی عمل میں آئی۔

عزیزہ امۃ الکریم صاحبہ سلمہا کی تقریب رخصتانہ اس روز پونے پانچ بجے شام مکرم قاضی صاحب موصوف کے مکان واقعہ دار الصدر غربی ب پر عمل میں آئی۔ تقریب رخصتانہ کا آغاز محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ محمد صدیق صاحب نے کی۔ شبیر احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ دعائیہ اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ بعدہٗ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے حاضرین سے جن میں متعدد غیر از جماعت معززین بھی شامل تھے خطاب فرمایا۔ آپ نے قرآن مجید کی آیت لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کی رو سے اس امر پر روشنی ڈالی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات زندگی کے ہر دور میں ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے خوشی کے مواقع پر تمام غیر شرعی رسوم سے اجتناب کی اہمیت پر زور دیا اور سادگی اور تقویٰ کی نیک روایات پر قائم رہتے ہوئے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے ہر قدم پر دعاؤں سے کام لینے کی تلقین فرمائی۔ آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔

۲۸۔ اخاء کو بعد نماز ظہر مکرم قریشی محمد شفیع صاحب نے اپنے مکان واقع دار الرحمت شرقی پر دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں ربوہ اور بیرونجات کے احمدی احباب کے علاوہ متعدد غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی۔ دعوتِ طعام کے اختتام پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین ✦